کیا کسی ٱلْمَسْجِدِ کو قِبْلَةَ قرار دیا جاسکتا تھا؟

غیر مبہم انداز میں واضح ہے کہ قِبْلَةَ اور ٱلْمَسْجِدِ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ایک دوسرے کے مترادف قطعی نہیں۔ گھر، بغیر چھت کے کوئی بھی احاطہ، کھلا میدان اور زمین پر کوئی بھی جگہ ٱلْمَسْجِدِ ہو سکتی ہے لیکن قِبْلَةَ صرف اور صرف ٱلْبَيْتِ ہوتا ہے اور بَيْتٍ کہلانے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ چار دیواریں، چھت اور داخلے کیلئے دروازہ ہو۔ **لیکن اہم سوال یہ ہے کیا کسی ایسی ٱلْمَسْجِدِ کو لوگوں کیلئے عارضی یا مستقل طور پر قِبْلَةَ قرار دیا جاسکتا ہے جس کی چار دیواریں، چھت اور دروازہ ہو؟**

اس سوال کا جواب تو قرآنِ مجید ہی دے سکتا ہے کہ وہی قول فیصل ہے۔

قرآنِ مجید نے واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شئے کو زوج میں تخلیق کیا ہے۔ ہر شئے کی اپنی انفرادیت، پہچان اور مقصد ہے۔ اور شئے کی ایک انفرادیت ان کا مذکر اور مؤنث ہونا ہے۔

وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ ٱلذَّكَرُ كَٱلْأُنثَىٰ

''اور اللہ جانتا تھا جسے اس نے جنم دیا تھا۔ **اور مذکر مؤنث جیسا نہیں ہوتا**'' (حوالہ آل عمران۔۳۶)

وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾

''اور ہم نے ہر شئے کو جوڑے میں تخلیق کیا تاکہ تم ''محفوظ کر سکو'' (نصیحت حاصل کرو)'' (سورۃ الذاریات۔۴۹)

انسان کا علم اور اسے یاداشت میں محفوظ کرنے کی صلاحیت اس بات کی مرہون منت ہے کہ کائنات کی ہر شئے زوج میں ہے۔

قِبْلَةَ مؤنث ہے۔

مَا وَلَّىٰهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ ٱلَّتِى كَانُوا۟ عَلَيْهَا ۚ (حوالہ البقرۃ ۱۴۲)

وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ (حوالہ البقرۃ۔۱۴۳)

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَىٰهَا ۚ (حوالہ البقرۃ۔۱۴۴)۔

ان تینوں آیات مبارکہ میں قِبْلَةَ کیلئے ضمیر ''هَا'' استعمال ہوئی جو واحد مؤنث غائب کیلئے آتی ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ ''میں ضمیر واحد مؤنث غائب ''هَا'' ہی استعمال ہوئی اور ٱلَّتِى کے معنی ہیں ''وہ ایک عورت''، جو، جس، اسم موصول ہے مفرد مؤنث کیلئے آتا ہے۔ **اس طرح غیر مبہم انداز میں واضح ہوا کہ قرآنِ مجید میں قِبْلَةَ ہمیشہ مؤنث واحد غائب کیلئے استعمال ہوا ہے۔**

قرآنِ مجید کا اب ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ کے متعلق فیصلہ سنتے ہیں:

فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِۚ وَحَيۡثُ مَا كُنتُمۡ فَوَلُّواْ وُجُوهَكُمۡ شَطۡرَهُۥۗ

ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ کیلئے ضمیر ''ہ'' استعمال فرمائی۔ یہ ضمیر واحد مذکر غائب کیلئے آتی ہے۔ (حوالہ البقرۃ۔۱۴۴،۱۵۰)

وَلَا تُقَـٰتِلُوهُمۡ عِندَ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَـٰتِلُوكُمۡ فِيهِۖ ضمیر ۂ استعمال ہوئی ہے (حوالہ البقرۃ۔۱۹۱)

وَٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ وَإِخۡرَاجُ أَهۡلِهِۦ مِنۡهُ أَكۡبَرُ عِندَ ٱللَّهِۚ ضمیر ۂ کو استعمال کیا گیا ہے۔ (حوالہ البقرۃ۔۲۱۷)

وَمَا لَهُمۡ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ ٱللَّهُ وَهُمۡ يَصُدُّونَ عَنِ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ وَمَا كَانُوٓاْ
أَوۡلِيَآءَهُۥٓۚ إِنۡ أَوۡلِيَآؤُهُۥٓ إِلَّا ٱلۡمُتَّقُونَ وَلَـٰكِنَّ أَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿٣٤﴾

ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ کیلئے دونوں مرتبہ ضمیر ''ہ'' استعمال فرمائی۔ یہ ضمیر واحد مذکر غائب کیلئے آتی ہے۔ (سورۃ الانفال آیت۔۳۴)

اور اب سورۃ الحج کی آیت ۲۵ کو بھی پڑھ لیتے ہیں کہ وہاں بھی ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ کیلئے ضمیر واحد مذکر غائب ۂ کو استعمال فرمایا ہے

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ ٱلَّذِي
جَعَلۡنَـٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً ٱلۡعَـٰكِفُ فِيهِ وَٱلۡبَادِۚ وَمَن يُرِدۡ فِيهِ بِإِلۡحَادِۭ بِظُلۡمٖ
نُّذِقۡهُ مِنۡ عَذَابٍ أَلِيمٖ ﴿٢٥﴾

قرآنِ مجید میں ہم نے دیکھا اور سن لیا کہ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ مذکر واحد ہے۔ جب کہ قِبۡلَةً ہمیشہ واحد مؤنث ہے۔ اس سے واضح ہے کہ قِبۡلَةً اور ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ ایک دوسرے کے متبادل (synonym) قرار نہیں پا سکتے۔ مسجد الحرام قِبۡلَةً قرار نہیں پا سکتی۔ اگر مذکر مؤنث کے فرق کی بنا پر مسجد الحرام قِبۡلَةَ قرار نہیں پا سکتی تو کیا مسجد اقصیٰ قِبۡلَةَ قرار پا سکتی ہے؟

اس سوال کا جواب بھی قرآنِ مجید ہی دے سکتا ہے کہ وہی قول فیصل ہے۔ قرآنِ مجید نے بتایا ہے کہ مسجد اقصیٰ بھی مذکر ہے۔

سُبۡحَـٰنَ ٱلَّذِيٓ أَسۡرَىٰ بِعَبۡدِهِۦ لَيۡلٗا مِّنَ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ إِلَى ٱلۡمَسۡجِدِ
ٱلۡأَقۡصَا ٱلَّذِي بَـٰرَكۡنَا حَوۡلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنۡ ءَايَـٰتِنَآۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ ﴿١﴾ (الاسراء۔۱)

مسجد اقصیٰ کیلئے بھی ضمیر واحد مذکر غائب ۂ کو استعمال کیا گیا ہے۔ قِبۡلَةً کیلئے ٱلَّتِي (اسم موصول مفرد مؤنث) استعمال ہوا اور

مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ کیلئے ''الَّذِی'' (اسم موصول مفرد مذکر) استعمال ہوا ہے۔

حقیقت میں مسجد لیکن ''بیت المقدس''، ہیکلِ سلیمانی کے حوالوں کے متعلق بھی کوئی شک میں مبتلا نہ ہو کہ اس کے متعلق بھی قرآنِ مجید نے فیصلہ دیا ہوا ہے کہ مذکر ہے۔ بنی اسرائیل کی غلط روش کی بناء پر ''ہیکل سلیمانی'' دو مرتبہ تاراج ہوا تھا حالانکہ انہیں اس کے متعلق متنبہ کیا ہوا تھا وَلِيَدۡخُلُواْ ٱلۡمَسۡجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ ''اور تا کہ مسجد میں داخل ہو جائیں جیسے پہلی مرتبہ اس میں داخل ہوئے تھے وَلِيُتَبِّرُواْ مَا عَلَوۡاْ تَتۡبِيرًا اور جس چیز پر قابو پائیں اسے توڑ پھوڑ دیں''۔ یہاں بھی ضمیر واحد مذکر غائب 'ہ' کو استعمال کیا گیا ہے۔

قرآنِ مجید نے مسجد الحرام، مسجد اقصیٰ، ''بیت المقدس''، ہیکل سلیمانی اور قِبۡلَةً کے مابین مذکر مونث کی جو تفریق قائم کی ہے اس سے غیر مبہم انداز میں واضح ہے کہ مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ نہ کبھی قِبۡلَةً تصور کی جا سکتی تھیں اور نہ آئندہ انہیں قِبۡلَةً کا مقام اور تصور دیا جا سکتا ہے۔ ایک بلند شان عظمتوں والی مسجد وہ ہے جو آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ سے منسوب ہے یعنی مسجد نبوی۔ قرآنِ مجید نے اس مسجد کو بھی مذکر قرار دیا ہے

لَا تَقُمۡ فِيهِ أَبَدًاۚ لَّمَسۡجِدٌ أُسِّسَ عَلَى ٱلتَّقۡوَىٰ مِنۡ أَوَّلِ يَوۡمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُواْۚ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلۡمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾ (التوبہ-١٠٨)

''آپ (ﷺ) اس (مسجد-ضرار) میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ ہاں! وہ مسجد جس کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر استوار کی گئی زیادہ حقدار ہے کہ آپ (ﷺ) اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے''۔

مذکر اور مؤنث کی تمیز کو کبھی ختم نہیں کیا سکتا۔ وَٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ وَلَيۡسَ ٱلذَّكَرُ كَٱلۡأُنثَىٰۖ ''اور اللہ جانتا تھا جسے اس نے جنم دیا۔ اور مذکر مؤنث جیسا نہیں ہوتا''۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شئے میں مذکر اور مؤنث کی تفریق فرمائی ہے اور قِبۡلَةً اور دنیا کی ان تین عظیم مساجد کے مابین بھی قرآنِ مجید نے مؤنث اور مذکر کا فرق بیان فرمایا ہے۔ سوال ہے کہ کیا ان تین میں سے کسی ٱلۡمَسۡجِدِ کو قِبۡلَةً قرار دیا جا سکتا تھا؟ سوال کا جواب دیں گے تو تبھی اس خالی کاغذ کو اپنے سینے سے ہٹا کر ہم پھینک سکیں گے اور اس مکڑی کی روش سے بچ پائیں گے جو یہ جاننے کے باوجود کہ اس میں اُس کے انڈے نہیں خالی کاغذ کو دانستہ سینے سے لگائے پھرتی ہے۔